بلند اس کی فضا سے ہو نغمۂ توحید
سرور جس کا ہو مستیٔ عشق کی تائید
یہ بام و در یہ فروش و ستون یہ محرابیں
الٰہی مرکزِ وحدت فروز بن جائیں
پھر اس کے سارے نمازی ہوں حیدرِ کرارؓ
ہو جن کے نعرۂ تکبیر سے جہاں بیدار
کوئی عمرؓ کوئی بوبکرؓ ہو کوئی عثمانؓ
کوئی حسینؓ ہو کوئی حسنؓ کوئی حسانؓ
جہاں میں ملتِ مرحوم کی بڑھے توقیر
زمیں پہ سینکڑوں گردوں ہوں پھر نئے تعمیر
ہو ذہنِ دہر کو عرفان درسِ قرآن کا
عیاں ہو فرق ہر اک دل پہ کفر و ایماں کا
فضائے باغ جہاں اتنی جرأت آگیں ہو
کہ ذرہ ذرہ چمن کا حریفِ گلچیں ہو
فروغِ حسنِ ازل سے ہو چشمِ دل روشن
نظر نظر میں ہو ہر جلوہ جلوۂ ایمن
فلک سے فرشِ زمیں پر تجلیاں برسیں
فسردہ حال دلوں پر تسلیاں برسیں

نوائے گرم

جناب شمس نوید

اُدھر باطل ترا دشمن، اِدھر خود نیم جاں تو ہے
سنبھل لِلّٰہ دو طغیانیوں کے درمیاں تو ہے
خودی کی تیغ دستِ عشق میں رکھ اور حفاظت کر
تجھے کیا ڈر اگر تنہا حرم کا پاسباں تو ہے
تعیش کوش ہے حد درجہ ذوقِ زندگی تیرا
خود اپنے ارتقا کی راہ میں سنگِ گراں تو ہے
پرستارِ خرد ہونا روش ہے اہلِ مغرب کی
اِدھر منزل نہیں تیری یہ کس جانب رواں تو ہے
ضرورت کی جبیں خم کر نہ ہرگز غیر کے آگے
بالفاظِ دگر گو یا کہ اپنا آستاں تو ہے
سمجھ آیاتِ قرآنی، سمجھ احکامِ ربانی
تجھے معلوم ہے غافل! خدا کا ترجماں تو ہے
اُٹھ اور زورِ عمل سے کھینچ لا دورِ بہار آگیں
امیدِ عہدِ گل پر کیوں گرفتارِ خزاں تو ہے